REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر

۲۸ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۱ر تبلیغ ۱۳۳۵ھش | ۱۱ر فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ر فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۰ر فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج اعصابی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی رپورٹ مظہر ہے کہ درد میں بہت کمی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی کافی افاقہ ہے۔ مگر گھبراہٹ کم و بیش رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

صدر مملکت کو ہنگامی حالت میں صوبائی نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لینے کا اختیار دیدیا گیا

مجلس دستور ساز مسودہ آئین کی ۱۷۰ دفعات اس وقت تک منظور کر چکی ہے

کراچی ۱۰ر فروری۔ مجلس دستور ساز نے صدر مملکت کو یہ اختیار دینے کا فیصلہ کیا ہے کہ اگر کسی صوبہ کا آئینی نظام درہم برہم ہو جائے۔ تو وہ حکومت کا انتظام خود سنبھال لے۔ کل رات دستوریہ نے صدر مملکت کے اختیارات سے متعلق دفعات پر مفصل بحث کی۔ جس کے بعد کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ صدر صوبائی نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ صوبائی حکومت اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں ناکام رہے۔ دستوریہ نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ کشمیر کے آزاد ہو جانے کی صورت میں وہاں کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ ایک اور فیصلہ کے مطابق ملک کے معاشرہ کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا جس کے اخراجات ایک ٹیکس کی صورت میں مسلمانوں سے وصول کئے جائیں گے۔

کل دستوریہ نے کل ۴۰ دفعات منظور کیں۔ مسودہ آئین کی کل دفعات ۲۳۵ ہیں۔ جن میں سے اس وقت تک ۱۷۰ دفعات منظور ہو چکی ہیں۔

— الجزائر کے فرانسیسی آبادکاروں نے فرانسیسی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سارے ملک میں ہڑتال اور مظاہرے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی میں مخالف پارٹی کا قیام

لاہور ۱۰ر فروری۔ مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے ۷ ممبروں نے ایک مخالف پارٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید ہونگے۔ یہ ممبر سابق صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آج انہوں نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ ان کے نزدیک جمہوریت کے آزادانہ نشوونما کے لئے حزب مخالف کا ہونا ضروری ہے۔

امرتسر میں انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس شروع ہو گیا

میری حکومت کبھی دہشت پسندی کے آگے سر نہ جھکائے گی (پنڈت نہرو)

امرتسر ۱۰ر فروری۔ کل یہاں پر انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ بھارت کے وزیر اعلیٰ پنڈت نہرو نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا میری حکومت ملک کے اتحاد اور سالمیت کو ہر صورت میں برقرار رکھے گی۔ آپ نے حد بندی کمیشن کے سلسلہ میں فسادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا جب تک ملک میں کانگرس کی حکومت ہے وہ کبھی دہشت پسندی کے آگے سر نہ جھکائے گی۔ اور کسی بھی معاملہ کا بھی تشدد کے ذریعہ فیصلہ نہ ہونے دیگی۔

پاکستان کے متعدد تجارتی وفد باہر جا رہے ہیں

کراچی ۱۰ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان متعدد تجارتی وفد مشرق بعید و مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھیج رہی ہے۔ یہ وفود ان ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ اس سلسلے میں ایک وفد وزیر تجارت مسٹر حبیب رحمت اللہ کی راہ نمائی میں آج کراچی سے روانہ ہو رہا ہے۔

روسی سفیر کی پاکستانی ہائی کمشنر سے — ملاقات —

لنڈن ۱۰ر فروری۔ کل روسی سفیر متعینہ لنڈن مسٹر جیکب ملک نے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ سے ملاقات کی۔ اور روس اور پاکستان کے درمیان تعلقات کو بڑھانے کے سوال پر تبادلۂ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں مسٹر اکرام اللہ اس سے پہلے بھی روسی سفیر سے ملاقات کر چکے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام آل پاکستان تقریری مقابلے

انگریزی مباحثہ میں ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور کے حصہ میں آئی

ربوہ ۱۰ر فروری۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام آل پاکستان تقریری مقابلوں کے سلسلہ میں کل شام انگریزی مباحثہ میں میدان گورنمنٹ کالج لاہور کے ہاتھ رہا۔ اس نے ٹرافی حاصل کی۔ اور اسکے مقرر مسٹر اقبال جعفر فرسٹ قرار پائے۔ مسٹر خالد بشیر لاء کالج لاہور دوم۔ مسٹر عبداللہ ابوبکر اور الطاف گوندل تعلیم الاسلام کالج سوم۔ مسٹر افتخار حسین شاہ گورنمنٹ کالج سرگودھا چہارم اور ارشد ملک گورنمنٹ کالج لاہور پنجم رہے۔ چونکہ خالد بشیر۔ ابوبکر۔ اور مسٹر گوندل انعام کے لئے مقابلہ نہیں کر رہے تھے اس لئے اقبال جعفر۔ افتخار حسین شاہ اور ارشد ملک بالترتیب اول دوم اور سوم انعامات کے مستحق قرار پائے۔

کل شام ساڑھے چھ بجے کالج کی گراؤنڈ میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ مباحثہ کا آغاز ہوا۔ جو صاحبزادہ محمد احمد لطیف نے کی۔ موضوع زیر بحث یہ تھا۔ کہ

"سیاسی طاقت روحانی اقدار کے قیام کا ذریعہ نہیں ہو سکتی"

قائد ایوان مسٹر ابوبکر نے اس سلسلے میں قرارداد پیش کی۔ اور مسٹر گوندل قائد حزب اختلاف نے قرارداد کے خلاف دلائل پیش کرتے ہوئے بحث کا آغاز کیا۔ مباحثہ میں ربوہ سے باہر کی مندرجہ ذیل چار ٹیموں نے شرکت کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ اسلامیہ کالج لاہور۔ اور لاء کالج لاہور۔

تعلیم الاسلام کالج کے چار مقررین نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ جن میں ینگ سپیکرز یونین کے دو مقررین مسٹر پرویز پروازی اور سید نسیم احمد شاہ شامل تھے۔ لیکن یہ چاروں مقررین انعامی مقابلہ میں شامل نہ تھے صرف پوزیشن کا مقابلہ کر رہے تھے۔

۲۲ بجے کے قریب حضرت مولانا محمد دین صاحب ناظر تعلیم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے سرانجام دیئے۔ مباحثہ کی صدارت کالج یونین کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر سعید احمد رحمانی نے کی۔ (نامہ نگار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۵۶ء

معاشرہ کی اہم ضرورت

معاشرہ کے نہایت اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ان بچوں کی پرورش کا بھی ہے۔ جن کے والدین طفلی ہی میں چل بستے ہیں۔ اور ان کے پیچھے ایسے بچوں کا نہ تو کوئی نگران ہوتا ہے۔ اور نہ ان کے پاس سرمایہ ہی ہوتا ہے۔ اکثر ایسے بچے ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں، اور ضائع ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک زندہ قوم کا ایک ایک بچہ قیمتی ہوتا ہے۔ اور یہ قوم کا اجتماعی فرض ہے۔ کہ وہ ایک بچہ کو بھی ضائع نہ ہونے دے۔ کون جانتا ہے۔ کہ ایسے کس مپرس بچوں میں سے ہی کوئی ایسی شخصیت نکل آئے۔ جو قوم کے لئے نہایت اہم سرمایہ ثابت ہو۔

تاریخ انسانی اس بات پر شاہد ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے بعد میں قوم کے بڑے بڑے کام سرانجام دیئے وہ ہیں جو بچپن میں یتیم رہ گئے تھے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی مثال ایک ایسی ہے۔ جس سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ کہ یتیم بچوں میں ہی ایسے ایسے موتی موجود ہوتے ہیں۔ کہ اگر زمانہ انہیں فرصت دے۔ تو وہ عظیم شخصیتیں بن سکتی ہیں۔

اسلام چونکہ معاشرہ کے ہر پہلو کو ابھارنا چاہتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں بھی یتامیٰ کے ساتھ نہایت اچھے سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اور کفر کی ایک بہت بڑی بدخصلت یتیموں کے ساتھ نامہربانی کا سلوک کرنا قرار دیا گیا ہے۔

جس معاشرہ میں یتامیٰ کی پرورش اور صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام نہ ہو۔ وہ معاشرہ صحت مند معاشرہ نہیں ہو سکتا۔ بہت سے یتیم بچے جن کو قوم کا ایک کارآمد فرد بننا چاہیئے تھا۔ معاشرہ کی بے پرواہیوں کی وجہ سے بجائے مفید ہونے کے ملک و قوم کے لئے کلنک کا ٹیکہ بن جاتے ہیں۔ اور ان کی فطرت کے وہ امکانات جن کی اگر صحیح نگرانی میں نشو و نما ہوتی۔ تو ملک و قوم کے لئے مفید ہوتے۔ ان کے لئے خطرناک وجود بن جاتے ہیں۔

دراصل یہ کام حکومتوں کا ہے۔ کہ قوم کے ایسے بچوں کو تباہی سے محفوظ کریں۔ کیا ملک میں حکومت بے پرواہی برتتی ہے۔ تو گویا خود ملک میں گندے عناصر کی پرورش کرتی ہے۔

اس ضمن میں یہ خبر نہایت خوشکن ہے، کہ حکومت پاکستان انجمن حمایت اسلام کو یتامیٰ کی پرورش کے لئے موزوں فرودگاہ مہیا کرنے کے لئے دس لاکھ روپیہ کا عطیہ دے رہی ہے۔ جس سے انجمن مذکور ایک بڑا وسیع دارالشفقت کے نام پر یتیم خانہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت نے یہ روپیہ دینے کی منظوری دے دی ہے۔ اس سکیم پر پندرہ لاکھ خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ صرف پانچ لاکھ روپیہ کی مزید ضرورت ہے۔

ہمیں انجمن سے امید ہے۔ کہ وہ اس تعلق میں صحیح لکیروں پر کام کرنا چاہتی ہے۔ اور اس سکیم کے ماتحت یتامیٰ کی پرورش پرانے گداگرانہ انداز پر جس سے احساس کمتری پیدا ہوتا ہے نہیں کرے گی۔ بلکہ ایسے طریقے اختیار کرے گی۔ کہ جس سے یتامیٰ کو یہ احساس ہو۔ کہ وہ اس طرح پرورش اور تعلیم و تربیت پا رہے ہیں۔ جس طرح بچے اپنے والدین کے ذریعہ پاتے ہیں۔

اس وقت تقریباً ہر بڑے شہر میں یتیم خانے چل رہے ہیں۔ اور لاہور میں تو کئی ایک یتیم خانے موجود ہیں۔ مگر ایسے اداروں میں بہت سی بنیادی برائیاں ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی برائی یہ ہے۔ کہ زیر پرورش بچوں کو بجائے خود اعتماد اور کارآمد فرد بنانے کے اکثر محض گداگری سکھائی جاتی ہے۔ اور لطف یہ ہے، کہ یہ گداگری کا کام بھی وہی بچے اچھی طرح سرانجام دے سکتے ہیں، جو سمجھدار اور ہوشیار ہوں اس طرح ان کے امکانات کو بالکل تباہ کر دیا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ان کے فطری رجحانات اور قابلیت کو ایسی تربیت دی جاتی۔ کہ وہ ملک و قوم نہ سہی کم سے کم اپنے لئے ہی باعزت روٹی کمانے کے قابل ہو سکتے۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ انجمن کے کارپرداز اس یتیم خانہ کو ایسی تمام لعنتوں سے محفوظ رکھیں گے۔ اور ایسا انتظام کریں گے۔ کہ اس میں نشو و نما پا کر جو بچے نکلیں۔ وہ ننگ قوم نہیں بلکہ سرمایۂ قوم ثابت ہوں۔ چنانچہ انجمن کی سکیم میں ایک صنعتی ادارہ کا قیام بھی شامل ہے۔ ہماری رائے میں یہ صنعتی ادارہ نہایت وسیع ہونا چاہیئے۔ اور رہائش گاہ کے خرچ کے علاوہ تمام روپیہ اس صنعتی ادارہ کے فروغ پر خرچ کرنا چاہیئے۔ اور ایسا ماحول پیدا کیا جانا چاہیئے۔ کہ بچے تعلیم کے ساتھ کسی نہ کسی فن میں مہارت پیدا کریں۔ اور انہیں یہ احساس دلانے کے سامان مہیا کئے جائیں۔ کہ وہ خیرات پر نہیں بلکہ اپنی محنت و مشقت سے اپنے گذارہ کا بندوبست کر رہے ہیں۔

موجودہ عامیانہ یتیم خانوں کی فضا غیرت مندانہ زندگی کی اٹھان کے لئے نہایت مضر ہے۔ اس نئی سکیم کے مطابق ایسی فضا کو ہرگز پرورش نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ بلکہ بچوں میں خودمدد کے جذبات پیدا کرنے والا ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔

ربوہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں

(از مکرم ناظر صاحب صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک ہے۔ کہ ربوہ کی آبادی کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے، کہ یہاں کے باشندوں کے لئے مقامی طور پر ذرائع آمد پیدا کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے متعدد خطبوں میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضور کے یہ ارشادات الفضل میں وقتاً فوقتاً چھپ چکے ہیں۔

حضور نے جو ذرائع اختیار کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ بھی ہے، کہ مرکز سلسلہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں۔ تاکہ مرکز میں آباد ہونے والوں کے لئے اس ذریعہ سے روزگار کا سامان مہیا ہو۔

ضرورت ہے۔ کہ جو احمدی دوست صنعتی کاروبار اور کارخانوں کے چلانے کے کاروبار سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ جلد از جلد توجہ فرمائیں۔ اور ربوہ میں مختلف قسم کی صنعتیں اور کارخانے جاری کریں۔ اس سے جہاں انہیں دنیوی فوائد حاصل ہوں گے۔ وہاں ربوہ کی آبادی میں ترقی ہونے سے انہیں روحانی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ پس صنعتوں کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

صنعتی کاروبار کے لئے زمین کے حصول میں خاص سہولتیں دینا محکمہ آبادی ربوہ کے مدنظر ہے۔ اور عنقریب اس کے متعلق اعلان بھی کر رہے ہیں۔ (ناظر صنعت و تجارت ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام کشتی رانی کے عام مقابلے

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ماہ فروری کے آخری دنوں یعنی ۲۶، ۲۷، ۲۸ کو کشتی چلانے (Rowing) کے عام مقابلے ہو رہے ہیں۔ ان مقابلہ جات میں شریک ہونے کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) یہ مقابلے خدام کے مابین ہوں گے۔ انفرادی مقابلہ کے علاوہ دو دو خادموں اور تین تین خادموں کی پارٹیوں میں بھی مقابلے ہوں گے۔

(۲) مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر خادم کو صرف آٹھ آنے بطور داخلہ دینے ہوں گے۔

(۳) مقابلہ میں شریک ہونے والے ہر خادم کے پاس قائد یا زعیم مقامی کی تصدیق و سفارش ہونی چاہیئے۔

(۴) یہ مقابلے دریائے چناب میں ہوں گے۔ اور ان مقابلہ جات میں شرکت حاصل کرنے کے لئے ربوہ روئنگ کلب کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔ (تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کا صرف کالج کی روئنگ کلب کا ممبر ہونا کافی ہوگا) (۵) ان مقابلہ جات میں آخری فیصلہ مہتمم ذہانت و صحت جسمانی کا ہوگا۔

جن مجالس نے ان مقابلوں میں حصہ لینا ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مقابلہ میں آنے والے اپنے خدام کے نام۔ نام مجلس اور نوعیت مقابلہ سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء تک مطلع کر دیں۔ حسب ذیل مقابلہ جات ہوں گے:۔

اکیلا خادم ۱۰۰ گز۔ دو دو خدام ۲۰۰ گز۔ تین تین خدام ۲۰۰ گز۔ دو دو خدام ۱۰۰ گز۔

(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

برادرم مرزا سمیع احمد صاحب ظفر دفتر نظارت امور عامہ ربوہ کے ہاں کل مورخہ ۸-۲-۵۶ کو بوقت ایک بجے دوپہر لڑکی تولد ہوئی۔ احباب جماعت نومولودہ کی درازئ عمر اور نیک و صالحہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا منیر احمد خادم ربوہ)

خطبہ جمعہ

وہ کونسے ذرائع ہیں جن سے خدمتِ دین اور علمی ترقی کا جذبہ دائمی طور پر جماعت میں قائم رہے؟

جماعت کے نوجوان خصوصیت کے ساتھ اس سوال پر غور کریں اور پھر جس نتیجہ پر پہنچیں اس سے مجھے بھی اطلاع دیں

اپنی اصلاح کرو اپنے ساتھیوں کی اصلاح کرو اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

— فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء — بمقام ربوہ —

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل خطبہ نویس۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یوں تو کئی دنوں کے بعد آج صبح کے وقت طبیعت اچھی تھی۔ اور اصل بیماری میں نمایاں فرق نظر آتا تھا۔ لیکن اچانک مجھے

پیچش کی شکایت

ہو گئی۔ یہ پیچش صبح کی نماز کے وقت سے شروع ہے جس کی وجہ سے مجھے آج بھی خطبہ کو مختصر رکھنا پڑے گا۔

میں آج جماعت کے نوجوانوں سے بالعموم اور

مبلغین کلاس کے طلباء سے

بالخصوص یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ باتیں ایسی ہیں جو انہیں ہمیشہ سوچنی چاہئیں۔ آخر دنیا میں دو ہی قسم کے نظارے نظر آتے ہیں۔ ایک تو خدائی نظام ہے۔ اور دوسرا دنیوی نظام ہے۔ دین کے ماہرین کہتے ہیں۔ کہ یہ دنیا سات ہزار سال سے چل رہی ہے۔ اور سائنس کے ماہرین کے نزدیک سات ہزار سال تو الگ رہا۔ سات ارب کا اندازہ بھی کم ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ دنیا سات کھرب سال سے چلتی چلی آرہی ہے۔ بہرحال اس دنیا میں جو سات ہزار یا سات کھرب سال سے چلی آرہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدائی قانون کے ماتحت ایک بیل مرتا ہے۔ تو کچھ اور بیل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک بھینسا مرتا ہے تو کچھ اور بھینسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ فاختائیں مرتی ہیں تو کچھ اور فاختائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبوتر مرتے ہیں تو کچھ اور کبوتر پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرغیاں مرتی ہیں تو کچھ اور مرغیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان مرتے ہیں تو ان کی جگہ کچھ اور انسان پیدا ہو جاتے ہیں۔ ابتدائے آفرینش سے تو تاریخ محفوظ نہیں۔ لیکن سینکڑوں سال تک کی تاریخ محفوظ ہے۔ اور ان سینکڑوں سال کی تاریخ پر جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں

یہی نظارہ نظر آتا ہے

کہ ہر زمانہ میں انسان ایک دوسرے کی جگہ لینے کے لئے آتے رہے ہیں۔ کسی وقت اگر رومی بادشاہ نظر آتے ہیں۔ تو ان کے بعد ایرانی بادشاہ آ جاتے ہیں۔ جب ایرانی بادشاہ مٹ جاتے ہیں۔ تو یونانی بادشاہ نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ جب یونانی بادشاہ مٹ جاتے ہیں۔ تو مغل بادشاہ نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ جب مغل بادشاہ مٹ جاتے ہیں تو پٹھان بادشاہ نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ پھر یورپ کو دیکھ لو۔ وہاں بعض جگہ ہزاروں سال سے بادشاہت کا ایک تسلسل نظر آتا ہے اسی طرح روس کو لوگ ظالم کہتے ہیں۔ اور اس نے فی الواقعہ بڑے ظلم کئے ہیں۔ لیکن اس میں بھی حکومت کا ایک تسلسل قائم تھا۔ اور آج تک قائم چلا آتا ہے۔ مثلاً دیکھو زار مٹ گیا تو اس کی جگہ لینن آ گیا۔ لینن مر گیا تو اس کی جگہ سٹالن نے لے لی۔ جب سٹالن مر گیا تو حکومت کی باگ ڈور مالنکوف نے سنبھال لی اور مالنکوف کے بعد بلگانن آگے آ گیا۔ بہرحال ہمیں روس میں بھی یہ نظر آتا ہے۔ کہ جب ایک لیڈر مرتا یا استعفےٰ دیتا ہے۔ تو دوسرا اس کی جگہ لینے کے لئے آ جاتا ہے۔ لیکن

کیا وجہ ہے

کہ مسلمانوں میں حکومت کا یہ تسلسل نظر نہیں آتا۔ بے شک شروع شروع میں کچھ عرصہ تک ایک تسلسل نظر آتا ہے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو آپ کی جگہ حضرت ابوبکرؓ نے لے لی۔ حضرت ابوبکرؓ فوت ہوئے تو

حضرت عمرؓ

نے آپ کی جگہ لے لی۔ حضرت عمرؓ فوت ہوئے تو چاہے حضرت عثمانؓ اس شان کے خلیفہ نہیں تھے جس شان کے حضرت عمرؓ تھے۔ لیکن بہرحال انہوں نے حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد کام سنبھالا۔ اور ان کی جگہ لے لی۔ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کی جگہ لے لی۔ اور جب حضرت علیؓ شہید ہوئے تو بنو امیہ نے ان کی جگہ لے لی۔ بنو امیہ کے زوال کے بعد بنو عباس برسر اقتدار آ گئے اور انہوں نے اسلامی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ لیکن اس کے بعد یہ تسلسل قائم نہیں رہا۔ اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں ہزار ہزار سال تک بعض خاندان برسر اقتدار رہے ہیں۔ روس اور چین میں بھی اس قسم کا تسلسل نظر آتا ہے۔ لیکن

مسلمانوں میں یہ تسلسل نظر نہیں آتا

مثلاً دیکھو عربوں کے بعد ایرانی غالب آئے۔ اور ایرانیوں کے انحطاط کے بعد مغل آگے آئے۔ جب مغل مٹ گئے۔ تو پٹھانوں نے زمام حکومت سنبھالی۔ اور پٹھانوں کے بعد دوسری قومیں آئیں۔ لیکن ایک ہی قوم یا ایک ہی خاندان میں مسلسل حکومت نہیں چلی میرے نزدیک اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یورپین لوگوں کو اپنے نفسوں پر قابو ہے۔ لیکن ہمیں وہ قابو حاصل نہیں۔ ان میں سے جو لوگ قابل ہوتے ہیں۔ وہ ان کی قابلیت قبول کرتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ ان میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ قابل لوگوں کو نیچے گرا دیں۔ اور ان کی جگہ خود سنبھال لیں۔ لیکن مسلمانوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ وہ

قابل لوگوں کی قدر نہیں کرتے

اور نہ ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ بلکہ انہیں گرا کر خود ان کی جگہ سنبھال لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم قابلیت اور ناقابلیت کو نہیں جانتے۔ ہمیں صرف اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کسی طرح یہ جگہ خود سنبھال لیں۔ اور اس مقصد کی خاطر اگر دوسرا شخص قابل بھی ہو تب بھی اسے گھسیٹنا چاہیئے۔ اور اس کی جگہ خود لینی چاہیئے۔ مجھے ایک دفعہ شیخ بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ بنگال کے ایک بہت بڑے لیڈر لاہور آئے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ جناب آجکل بنگال میں کیا ہو رہا ہے۔ اگر یہی فتنہ جاری رہا تو پاکستان کا امن مخدوش ہو جائے گا۔ اس بنگالی لیڈر نے کہا شیخ صاحب یہ تو درست ہے۔ کہ بنگالی لڑائی نہیں کر سکتے لیکن ہم میں

ایک اور خصوصیت بھی ہے

اور وہ یہ ہے کہ چاہے کوئی آ جائے۔ ہم اس کے لئے اپنی کرسی چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں آ جاؤ۔ اور اس جگہ کو سنبھال لو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم میں یہ وصف بھی ہے کہ ہم اسے اطمینان سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ بلکہ اسے اتنا گھسیٹتے ہیں کہ وہ مجبور ہو کر کرسی چھوڑ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ یہی مسلمانوں کی عادت ہے۔ کہ وہ نہ خود حکومت کی کرسی پر بیٹھتے ہیں۔ اور نہ کسی اور کو بیٹھنے دیتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہے

اور باوجود اس کے کہ اعلیٰ تعلیم ہمیں ملی ہے دنیا میں ہمارا کوئی اثر نہیں۔ حالانکہ اس تعلیم سے فائدہ اٹھا کر یورپین اقوام نے بڑی لمبی حکومت کی ہے۔ تم دیکھو ابن رشد سپین میں پیدا ہوا تھا۔ سپین میں اس کی کتابیں صرف ۲۰۔۲۵ سال تک پڑھائی گئیں۔ لیکن فرانس میں اس کی کتابیں چار سو سال تک پڑھائی گئیں۔ گویا اس کی اپنی قوم اور اپنے ہم مذہب لوگوں نے تو اس کی کتابوں کو بیس پچیس سال کے بعد چھوڑ دیا۔ لیکن یورپین اقوام اب بھی اس کا نام بڑے ادب اور احترام سے لیتی ہیں

اور تسلیم کرتی ہیں کہ ہمارے کالجوں میں

ابن رشد کی کتابیں

چار سو سال تک پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ آخر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کیا نقص ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ قابل لوگوں کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں میں قابل لوگوں کا سلسلہ بہت کم ہے۔ حالانکہ اس سلسلہ کو بہت وسیع ہونا چاہیئے تھا۔ ایک مسلمان ایک دن میں کئی بار دعا کرتا ہے۔ کہ اللھم صل علی محمد و علےٰ آل محمد کما صلیت علےٰ ابراھیم و علےٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چار ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام سے اس زمانہ تک ۱۹۰۰ سو سال اور حضرت مسیح علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک ۱۴۰۰ سال اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک ۷۰۰ سال کل ۴۰۰۰ سال ہو گئے اور

کم از کم اندازہ ہے

عیسائیوں کے اندازے تو اس سے زیادہ ہیں ان کے اندازہ کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چار ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ بہرحال ہم دعا تو یہ کرتے ہیں کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر وہی برکات نازل فرما جو تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر نازل کی تھیں اور عملاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند سال بعد ہی آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا عرصہ ۱۲ سال ہے۔ لیکن ان کی خلافت کے ابتدائی ۷ سال گذر جانے کے بعد ہی

مسلمانوں میں اختلافات پیدا ہو گئے

حضرت عثمانؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میرا اور تو کوئی قصور نہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ میری عمر زیادہ ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے خلافت کا عرصہ زیادہ لمبا ہو گیا ہے۔ اور لوگوں پر گراں گذرتا ہے حالانکہ آپ کی ساری خلافت صرف ۱۲ سال کی تھی غرض ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جو بات دنیا کی دوسری قوموں میں پائی جاتی ہے۔ وہ مسلمانوں میں کیوں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ بات آدمیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ علوم کے بارہ میں بھی ہم میں یہی نقص پایا جاتا ہے۔ ابن سینا اور ابن رشد نے جس حد تک ترقی کی تھی۔ ہم نے اسپر دھرنا مار لیا ہے۔ مگر یورپ نے بھی کے علوم کو ترقی دے کر دنیا میں علمی طور پر بلند مقام پیدا کر لیا ہے یورپ کے مصنفین مسلمانوں کے علوم کی ہی نقل کرتے ہیں۔ اور خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم نے مسلمانوں کے علوم کو ترقی دے کر اس مقام کو حاصل کیا ہے۔ لیکن ہم نے بجائے ترقی کرنے کے یہ فیصلہ کر لیا کہ جو شخص ارسطو اور سقراط کے خلاف کوئی بات کہتا ہے وہ کافر ہے۔ گویا ایک طرف تو ہم اپنے پرانے بزرگوں کے اس قدر قائل ہیں۔ کہ ان کے خلاف رائے دینے والے کو گردن زنی قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے موجودہ بزرگوں کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس تم اس کے متعلق غور کرو اور مجھ سے بھی مشورہ کرو۔ طلباء کو مجھ سے ملاقات کرنے کا اسی طرح حق ہے۔ جس طرح بڑوں کو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھی طلباء آتے تھے۔ اور آپ سے مختلف مسائل پر گفتگو کیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

کا بھی یہی طریق تھا۔ ہم طالب علم آپ کے پاس چلے جاتے اور مختلف علمی سوالات دریافت کرتے اور آپ ان کے جوابات دیا کرتے تھے۔ صرف مجھے آپ اعتراض کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ حافظ روشن علیؓ صاحب کو تنقید کرنے اور سوالات کرنے کی بڑی عادت تھی انہیں دیکھکر ایک دن میں نے بھی بعض سوالات کر دیئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ میاں حافظ روشن علیؓ کو دیکھ کر تمہیں بھی سوالات کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا میں علم کے بارہ میں بخیل نہیں ہوں۔ مجھے جو کچھ آتا ہے۔ وہ میں بتا دیتا ہوں۔ لیکن جو مجھے نہیں آتا۔ وہ میں کیسے بتاؤں۔ اگر یہ باتیں مجھے معلوم ہوتیں۔ تو کیا یہ ہو سکتا تھا۔ کہ تمہیں نہ بتاتا۔ پس تم حافظ روشن علیؓ کی نقل نہ کرو۔ بلکہ خود بھی سوچو۔ اور غور کرو۔ آخر قرآن کریم میرا ہی نہیں تمہارا بھی ہے اگر مجھے کوئی بات نہیں آتی۔ تو تمہارا بھی فرض ہے کہ تم

خود قرآن کریم کی آیات پر غور کرو

اور ان پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ان کا جواب دو۔ میں بھی طلباء سے یہی کہتا ہوں کہ وہ خود غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور جو باتیں میں نے بیان کی ہیں۔ ان کے متعلق سوچیں۔ اور پھر دوسرے لوگوں میں بھی انہیں پھیلانے کی کوشش کریں۔ یاد رکھو۔ صرف کتابیں پڑھنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ ان میں جو کمی تمہیں نظر آتی ہو اسے دور کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ مثلاً تفسیر کبیر کو ہی لے لو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے قرآن کریم کا بہت کچھ علم دیا ہے۔ لیکن کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی۔ جن کا ذکر میری تفسیر میں نہیں آیا۔ اسلئے اگر تمہیں تفسیر میں کوئی بات نظر نہ آئے تو تم خود اس بارہ میں غور کرو۔ اور سمجھ لو۔ کہ شاید اس کا ذکر کرنا مجھے یاد نہ رہا ہو اور اس وجہ سے میں نے نہ لکھی ہو یا ممکن ہے وہ میرے ذہن میں ہی نہ آئی ہو اور اس وجہ سے وہ رہ گئی ہو۔ بہرحال اگر تمہیں اس میں کوئی کمی دکھائی دے۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم خود قرآن کریم کی آیات پر غور کرو اور ان اعتراضات کو دور کرو۔ جو ان پر وارد ہوتے ہیں۔ پھر تم اسباب کے متعلق بھی غور کرو کہ انگلینڈ اور امریکہ کو کیوں لائق آدمی مل جاتے ہیں۔ اور ہمیں کیوں نہیں ملتے۔ تم میں سے بعض سمجھتے ہوں گے کہ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ انہیں تنخواہیں زیادہ ملتی ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں گورنمنٹ کی تنخواہوں اور فرموں کی

تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے

لیکن پھر بھی گورنمنٹ کو اچھے کارکن مل جاتے ہیں مجھے یاد ہے انگلستان کا ایک وزیر خزانہ تھا۔ جسے دوسرے وزراء سے زیادہ تنخواہ ملتی تھی لیکن اس نے اپنے عہدہ سے اسلئے استعفیٰ دے دیا کہ اسے کوئی فرم تین گنا زیادہ تنخواہ پیش کر رہی تھی اسے ان دنوں دس ہزار پونڈ یعنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن ایک فرم نے اسے اس سے تین گنا یعنی ساڑھے چار لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ تو وہاں کی گورنمنٹ کی تنخواہوں اور فرموں کی تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ لیکن پھر بھی ایک وزیر مرتا یا اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیتا ہے۔ تو انہیں دوسرا وزیر مل جاتا ہے۔ پھر ہم پر یہ کیا آفت ہے کہ ہمیں کسی کارکن کا قائم مقام ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ تمہاری تنخواہوں اور گورنمنٹ کی تنخواہوں میں اتنا فرق نہیں۔ جتنا انگلینڈ اور امریکہ میں گورنمنٹ اور پرائیویٹ فرموں کی تنخواہوں میں فرق ہے اسی طرح تمہارے علماء کو

کتابیں تصنیف کرنیکا کوئی شوق نہیں

لیکن انگلینڈ اور امریکہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے پچاس پچاس سال تک فاقہ میں رہ کر زندگی بسر کی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ انگلستان کا ایک مشہور مصنف ہے۔ جس نے انگریزی زبان کی ڈکشنری لکھی ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اسے مالک مکان نے مکان سے نکال دیا۔ اسلئے کہ اس نے کرایہ نہیں دیا تھا۔ لیکن وہاں کے بڑے بڑے لوگ بھی جب اس کا نام لیتے ہیں تو بڑی عزت سے لیتے ہیں۔ شکسپیئر کو ہی لے لو جس کے ڈرامے تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ اسکے متعلق بھی مشہور ہے کہ بعض اوقات اس پر قرضہ ہو جاتا یا اسے فاقہ میں رہنا پڑتا۔ تو وہ کسی امیر کے ہاں چلا جاتا۔ اور اس سے کہتا کہ وہ اسے کچھ دے تا وہ اپنا قرضہ اتار سکے یا فاقہ سے نجات حاصل کر سکے۔ غرض وہ لوگ فاقوں کی پرواہ نہیں کرتے اور علم کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

پھر کیا وجہ ہے

کہ یہاں علم کو بڑھانے کی طرف

درخواست دعا

(از محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ ۱۰۸ ایسی ماڈل ٹاؤن لاہور)

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بچی اور میری بیوی ہیں۔ اندرونی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمسیح صاحب جو کہ امراض نسوانی کے ماہر ہیں انہوں نے میجر اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ ویسے تو یہ اپریشن کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ جس طرز کی تکلیف ہے اس کا کنسر کی شکل اختیار کر جانے کا امکان ہو سکتا ہے۔ اسلئے از حد تشویش لاحق ہو رہی ہے کہ خدانخواستہ اگر کنسر ہے واس کی جڑیں اس قدر پھیل گئی ہوں کہ اپریشن کا فائدہ نہ دے۔ اس کے علاوہ انہوں نے میری پنجسالہ بیماری میں اس قدر جانفشانی اور وفا شعاری سے میری خدمت کی ہے کہ مجھے تو اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم سے شفا حاصل ہو گئی۔ لیکن ان کی صحت کو اس قدر خطرناک دھکا لگا ہے کہ ان کے اعصاب برباد ہو کر رہ گئے ہیں ضعف و کمزوری کی وجہ سے نزلہ اور سردرد کی شکایت بہت زیادہ رہنے لگ گئی ہے بھوک بہت معمولی رہ گئی ہے۔ مزید براں یہ اندرونی تکلیف سوہان روح ہو رہی ہے۔ میرے لئے ان کا وجود ہی باعث عز و فخر ہے۔ پھر اس قدر وفاشعار بیوی کا ساتھ اور پھر اس صحت و عمر میں۔ دراصل اب دین و دنیا کی راحتیں میں انہیں کے وجود میں پاتا ہوں۔ اسلئے بزرگان سلسلہ۔ عزیزان اور درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے دردمند دل کے ساتھ عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس بیماری کو کم سے کم تکلیف کے ساتھ دور فرما دے اور وہ کلی طور پر جلد صحت حاصل کر لیں۔ جس طرح میرے پیارے ارحم الراحمین مولا کریم نے آپ بزرگوں کی دعاؤں سے معجزانہ طریق سے مجھے صحت عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح ان کو صحت دے۔ آپنے انہیں کے طفیل مجھے دعاؤں میں یاد رکھا تھا آج وہ خود دعاؤں کی طلبگار ہیں۔ پس دردمند دل کے ساتھ دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت و عافیت کی خوشیوں سے پر زندگی دے۔ اللھم آمین۔ (خاکسار محمد عبداللہ خان)

ضمیمہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور

دُعا کی التجاء

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ر جنوری تک سو فی صدی پورا کرنے والوں کیلئے

فہرست نمبر ۱

دفتر اول سال ۲۲ کے اُن مخلصین کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدے کے ساتھ ہی یا آخری میعاد ۳۱ر جنوری تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان دوستوں کی طرف سے یہ مطالبہ ہرگز نہیں کہ ہمارے نام اخبار میں شائع کئے جائیں۔ کیونکہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے جو کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیا۔ وہ اس کی رضا کی خاطر ہے۔ نہ ریاء اور شہرت کے لئے۔ مگر دفتر باوجود اس کے یہ فہرست اس لئے شائع کر رہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ :-

"انجیل میں کہا گیا ہے کہ تم نیک کاموں کو لوگوں کو دکھلانے کیلئے نہ کرو۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو۔ کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ۔ بلکہ حسب مصلحت بعض نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجا لاؤ جبکہ تم دیکھو پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کیلئے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جبکہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے۔ تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے وہ بھی تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو اور دکھلا کر بھی۔ ان احکام کی حکمت اس نے خود فرما دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر جگہ قول کا اثر نہیں ہوتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔"

یہ فہرست دفتر اول کی ہے۔ دفتر دوم کے سال ۱۲ کی فہرست جنہوں نے ۳۱ر جنوری تک وعدے پورے کئے ہیں۔ پھر شائع ہوگی۔ کیونکہ اس کی گنجائش اس میں نہیں رہی۔

دفتر نے یہ فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دی ہے۔ احمدیہ جماعت کا ہر احمدی اس امر سے واقف ہے اور اس کی شدید خواہش ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ اس کا ایک طریق تحریک جدید کی قربانیوں میں عملی قدم اٹھا کر وعدہ کا سو فی صدی پورا کرنا بھی ہے۔ اور اس غرض سے کمزور سے کمزور احمدی بھی کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کا وعدہ جلد سے جلد پورا ہو جائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرما بھی چکے ہیں۔ کہ

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو لوگ سابقون الاولون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

پس ہر وہ احمدی جو تحریک جدید دفتر اول اور دوم میں شامل ہے کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ر مارچ تک پورا ہو جائے تا اس کا نام بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ احباب کی قربانی سے خوش ہو کر ان کے لئے دعا فرماویں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

(یہ فہرست ضلعوار پیش کی جارہی ہے)

ربوہ

- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۲۰۴/۵
- سیدہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ ۱۰۲/۴
- صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ۱۲/۵
- پیر معین الدین احمد صاحب ۱۱۳/-
- صاحبزادی سیدہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ ۷۴/-
- پیر محی الدین برادر مرحوم پیر صاحب مع والدین مرحومین ۲۰/-
- میر مسعود احمد صاحب ۳۰/-
- سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم آف حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب ۳۵۱/-
- صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ ۱۵/-
- خاکسار چوہدری برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید مع مرحومہ اہلیہ و بچگان ۸۳/-
- میاں خوشی محمد صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری ۱۱/۱۲
- ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دفتر بیت المال و پریذیڈنٹ محلہ دار الرحمت ۱۰۵/۴
- والدین و نانا۔ نانی مرحوم ملک صاحب موصوف ۲۰/۱۲
- چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مع والدہ و دادی مرحومہ دفتر رُشد و اصلاح ۵۲/۸

- شیخ کظیم الرحمٰن صاحب دفتر رُشد و اصلاح ۹/۶
- محترمہ محمودہ بیگم اہلیہ " ۹/۶
- ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب پنشنر ربوہ ۴۲/-
- محترمہ اہلیہ صاحب " ۲۱/-
- مرحوم والدین " ۶/-
- خورد بچگان ثمنیہ ۶/-
- زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر صاحب اہلیہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۵۵/-
- ملک رسول بخش صاحب اوورسیر دفتر آبادی ۲۲/-
- محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ " ۷/-
- سید صادق علی صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ۱۰/۲
- اہلیہ اول و دوم " ۱۰/۴
- محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بنت " ۵/۲
- مرحوم محمود علی پسر " ۵/۲
- ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب " ۱۳/-
- میاں جان محمد صاحب پنشنر پوسٹ مین " ۱۰/۱۲
- میاں محمد عبد اللہ صاحب دکاندار دار الرحمت غربی ۵/۲
- مہتاب بی بی اہلیہ مستری علم دین صاحب " ۶/۴
- مولوی فضل الٰہی صاحب مہاجر بھیروی " ۶/-
- محترمہ زینب بی بی اہلیہ میاں چراغ دین صاحب " ۶/۸

- منصب داد خاں صاحب دار الصدر شرقی ۹/۸
- حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر " ۷/-
- محترمہ اہلیہ " " ۷/-
- خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ " ۱۸۶/-
- مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری " ۴۶/-
- محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۳۲/-
- چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار " ۴۵/-
- ملک ممتاز علی صاحب " ۳۰/-
- مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح " ۶/۲
- حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۵۱/-
- سید محمود عالم صاحب پنشنر ۵/-
- حافظ صدر الدین صاحب درویش قادیاں حال ربوہ ۱۰/-
- آپ نے سال ۲۳ و سال ۲۴ کے بھی ۸/۱۰ و ۸/۱۱ روپیہ ادا کر دیئے ہیں۔
- محترمہ ام فضل اہلیہ ملک عبد العظیم صاحب ۷/۴
- " سکینہ اہلیہ حکیم احمد دین صاحب مرحوم ۱۷/۱۲
- " زینب خاتون نرس ۱۷/۱۲
- آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ ۳۵۴۰/-
- محترم والد صاحب مرحوم " " ۱۷۰/-
- محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ " " ۱۷۰/-

ضلع سیالکوٹ

محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو فضل الدین صاحب پنشنر ریڈر سیالکوٹ ۲۰/-
" شمیم اختر بنت " " ۱۰/-
ملک امام الدین گلاب الدین سمڑیال خود ۶۲/-
" " از دادا - دادی - نانا نانی والدین
سوتیلی والدہ و ہمشیرہ صوباں بی بی - ملک امیر بخش و وزیر احمد صاحب ماموں جان } ۵۰/-
میاں محمد امین صاحب صراف قلعہ صوبا سنگھ ۶۰/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب " ۶۲/-
خلیفہ سراج الدین صاحب کلاسوالہ ۲۵/-
میاں اللہ رکھا صاحب ولد خیر الدین صاحب گھٹیالیاں ۶/۱۰
" فتح الدین صاحب سیال " ۸/-
" محمد حسین صاحب عمادی پور ۷۰/-
" منظور احمد صاحب سعید لکھانوالی ۱۰/-
چوہدری نذیر حسین صاحب رائے پور قادر آباد مع اہل وعیال ۸۱/-

ضلع لاہور

شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۱۱۰/-
چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر امیر جماعت " ۵۰۴/-
میاں محمد اقبال صاحب زرگر بھاٹی گیٹ " ۲۷/-
" معراج الدین صاحب " " ۵/-
سید محمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی ۵/۱
حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب کوچہ چابک سواراں " ۵۲/-
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دھرم پورہ " ۳۰/۴
میاں عزیز الدین صاحب زرگر دہلی دروازہ " ۱۲/-
قاری غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر لارنس روڈ " ۱۰۵/-
شیخ عباد الرحمٰن صاحب سول لائن " ۲۶/-
چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی " ۳۹/-
سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو " ۱۸/۴
قریشی محمد اقبال صاحب محمد نگر " ۱۵/-
حکیم مولوی عبد العزیز صاحب نیلا گنبد " ۵/۱۲
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۱۲
چوہدری عبد الکریم خاں صاحب " ۴۶/۸
" نعمت علی صاحب S.D.O نیلا گنبد " ۱۰۱/-
میاں محمد الدین صاحب علی پور " ۶/-
خواجہ محمد شریف صاحب کھنہ بلڈنگ " خود ۶۳/-
از خواجہ صاحب منجانب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت اماں جان صاحبہ رضی اللہ عنہا - والدہ صاحبہ مرحومہ اور ان احباب کیطرف سے جو ادا نہیں کر سکتے } ۶۲/-
مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف قادیان حال لاہور ۹/-

یہ وہی قاضی اکمل صاحب ہیں جنہوں نے ۱۶ نومبر ۱۹۳۸ء کے اخبار الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحریک جدید کے پانچویں سال کے اعلان کرنے سے پہلے یہ مضمون شائع کیا تھا۔ کہ تحریک جدید کے حصہ داران کی تعداد پانچ ہزار یا اس سے کچھ اوپر ہے۔ اور خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے تعداد کی تصدیق کرائی تھی۔ اور لکھا تھا۔ یہ وہ فوج معلوم ہوتی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء والی پانچ ہزار سپاہی دیکھے جانے والی ہے۔ قاضی صاحب کی اس مضمون کی درخواست کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملاحظہ فرما کر فرمایا تھا۔ کہ

"وہ لوگ جو متواتر اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ وہ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں ــ جو اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچ ہزار فوج کا دیا جانا دکھایا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کا نام ادب واحترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

اور پھر اسی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔

بفضل خدا تحریک جدید کے مجاہدوں کے لئے نہایت شاندار اور عالی شان مستقبل ہے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ اسلام کے لئے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنائی جائیں۔ ایک وہ جنہوں نے قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر دیا۔"

اب انیس سال کے پورے ہو جانے کے بعد پانچ ہزاری فوج کی انیس سالہ فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کرنے کا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اعلان فرمایا تھا جس کے لئے انیس سالہ فہرست تیار ہو رہی ہے۔ اور اس میں صرف ان کے نام ہی آئیں گے۔ جو متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور ان کی ہر سال کی رقم بھی کتاب میں دکھائی جائے گی۔ جو انہوں نے اشاعت اسلام میں دی۔

اب فہرست میں دیر اس بات کی ہے کہ کچھ احباب بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو خاموش ہیں۔ نہ بقایا ادا کرتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں۔ ایسے احباب کے نام بوجہ بقایا ادا نہ کرنے کے انیس سالہ فہرست سے کاٹ دیئے جائینگے اگر انہوں نے اپنا بقایا آخر اپریل تک ادا نہ کیا۔ پس انیس سالہ بقایا دار فوری توجہ کر کے اپنا نام بقایا ادا کر کے درج فہرست کروائیں۔ (وکیل المال)

ضلع شیخوپورہ

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ کالیہ - آنبہ ۲۵/-
چوہدری محمد الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ " ۷۱/۲
میاں عمر الدین صاحب ولد فتح الدین صاحب بھینی ۱۰/-
محترمہ رابعہ بی بی اہلیہ صاحب مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب چک ۱۱۷ چھور ۱۰/-
حوالدار کلرک غلام احمد صاحب " ۱۴/-
شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے ۳۹/-
چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری " ۷/۴
" محمد ابراہیم صاحب کرم پورہ ۱۵/-
" غلام حیدر صاحب " ۱۶/۸
" شیر محمد صاحب " ۱۶۰/-
" کرم الٰہی صاحب مرحوم " ۸/۸
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۸/۸
چوہدری شیر محمد صاحب از آنحضرت صلعم " ۱۱/۸
از حضرت مسیح موعودؑ ۹/۸
چوہدری سردار محمد صاحب کرم پورہ ۱۵/-
سید لال شاہ صاحب مع اہلیہ آنبہ ۵/۲
" از والدہ صاحبہ " ۵/۲
" از آنحضرت صلعم ۵/۲

جماعت کرم پورہ کا وعدہ ۲۴۰/۱۴ تھا مگر چوہدری شیر محمد صاحب نے وعدہ سے بھی اضافہ کر کے ادا کیا۔ اور اس ساری جماعت نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وعدے کے ساتھ ہی ادا کیا۔ چونکہ اس موقعہ پر فصل کپاس ۔ توریہ آجاتی ہے ۔ جن زمیندار جماعتوں کو اللہ تعالےٰ توفیق دے وہ اب ادا کریں۔ تا ۳۱ مارچ تک ان کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔

حاجی رحمت علی صاحب کرتو ۸۴/۱۲
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/۱۰
چوہدری ناصر احمد صاحب پسر " " ۱۰/۱۰
محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ دختر " " ۷/۹

ضلع گوجرانوالہ

خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ شہر ۳۴/-
شیخ محمود احمد صاحب کارخانہ دار " ۱۳۰/-
محترمہ اقبال بیگم اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم " ۴۰/-
آپ نے اپنے وعدے پر -/۵ روپے اضافہ کر کے دیا۔
محترمہ سردار بیگم اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب " ۲۶/-
میاں محمد شریف صاحب کشمیری " ۳۲/-
چوہدری سلطان علی صاحب پریذیڈنٹ گجو چک ۱۴/-
" سرور زمان صاحب موہلن کے ۴۰/-
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں ۱۵/-
محمد عبد اللہ صاحب سوہادہ ۱۷/۱۴

ضلع لائلپور

ملک عبد المجید صاحب انارکلی لائلپور ۵/-
شیخ رشید علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰/-
سید بشیر احمد صاحب ریلوے ملازم ۱۱۰/-
والدہ صاحبہ چوہدری رحمت خاں صاحب ۲۶/-
مولوی برکت علی صاحب لائق جڑانوالہ ۱۵/-
حکیم قریشی عبد الرحمٰن صاحب مع اہلیہ و والدہ صاحبہ چک ۲۴ ج ب ۳۸/۱۲
ڈاکٹر عبد الستار صاحب " ۱۱/۴
بشیر احمد شاہ صاحب ۷/۲
مولوی سکندر علی صاحب مرحوم چک ۲۱۰ گ ب ۱۲/۶
چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پور ۱۶/۱۲
محترمہ رحمت بی بی والدہ " " ۱۰/۱
شیخ محمد بخش صاحب حصاروی چک ۱۴ ر ب ۶/۸
چوہدری محمد حسین صاحب چک ۸۳ ج ب گذشتہ سال سے ڈبل ۲۲/۸
" الیاس الدین صاحب چک ۱۲۷ ر ب ۵/۳
" جان محمد صاحب چک ۳۱۲ کتھووالی ۱۶/۸
محترمہ جنت بی بی صاحبہ چک ۵۹۱ گ ب گنگاپور ۱۲۵/-
آپ نے نہ صرف اپنا وعدہ ہی قریب ڈیوڑھا کیا۔ باوجود پہلے بھی معتدبہ قربانی کرنے کے بلکہ وعدہ کے ساتھ ہی اسے ادا کر دیا۔ جزاک اللہ
مولوی فضل الدین صاحب بنگوی چک ۶۵۴ گ ب معہ بنت ۱۷/۱۴
چوہدری علی احمد صاحب معہ والدہ صاحبہ چک ۴۰ ر ب چکسر ۱۳/۴

ضلع جھنگ

چوہدری علی محمد صاحب دوکاندار جھنگ ۸/۸

میاں فضل الدین صاحب احمد نگر ۶/-
ماسٹر نور الٰہی صاحب چنیوٹ ۱۴/۱۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۷/۶
" شیخ محمد حسین صاحب سکرٹری مال " ۱۵/۷
مستری محمد یعقوب صاحب ٹمبر فروش " ۱۵/۸
شیخ سلطان علی صاحب معہ والدہ صاحبہ " ۳۷/-
شیخ سبحان علی صاحب کاتب " ۶/۸
حاجی تاج محمود صاحب ۲۰/۱۰

ضلع سرگودھا

ماسٹر محمد الدین صاحب ا ۵۱/-
والدہ صاحبہ ماسٹر محمد الدین صاحب انور سرگودھا ۳۰/-
بشریٰ خاتون اہلیہ " " " ۱۶/-
جمیلہ ہمشیرہ " " " ۳/-
ٹیلر ماسٹر غلام محمد صاحب " ۶/-
محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ ادرحمہ ۴۰/-
میاں خدا بخش صاحب سکرٹری مال " ۱۷/۱۲
چوہدری بشیر علی صاحب ولد بدر الدین صاحب ادرحمہ ۱۵/-
مخدوم بشیر احمد صاحب بھیرہ ۲۷/-
میاں محمد خلیل الرحمٰن صاحب گھوگھیاٹ ۶/-
ملک نبی محمد صاحب " ۶/۱۳
چوہدری ہدایت اللہ صاحب سکرٹری مال چک ۳۵ جنوبی نے اپنی طرف سے۔ اپنے والد مرحوم و والدہ مرحومہ اور اپنی اہلیہ صاحبہ ۔ تین اور تین لڑکیوں کی طرف سے ۵۶/- اکا وعدہ کرکے وعدہ کے ساتھ ہی ۱۶/- کی رقم داخل فرمادی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۴۲ جنوبی ۱۸۵/-
" عبد العزیز خاں صاحب چک $\frac{۲}{T.D.A}$ ۸/۸
" غلام محمد صاحب گوندل چک ۹۹ شمالی ۱۳/-
" یوسف علی صاحب محکمہ برج چک ۳ ۱۰۰/-
سید عبد الغنی صاحب مٹھہ ٹوانہ ۵۵/-
چوہدری عبد العزیز خاں صاحب کالرہ سٹیٹ چک ۲۱ ۶۰/-
آپ نے سال ۲۳ بھی ساتھ ہی ادا کیا۔ جزاک اللہ خیراً۔

ضلع گجرات

میاں خدا بخش صاحب گجرات ۲۲/-
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب ۵۰/-
منشی محمد رمضان صاحب ۵/۲

محترمہ فاطمہ بی بی والدہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب گجرات ۶/۱۰
آپ نے نہ صرف سال ۲۲ کے ۶/۱۰ ادا کئے۔ بلکہ اس کے علاوہ سال ۱۱ تا ۱۹ کے ۵۴/۹ بھی ادا کئے۔ کیونکہ یہ دفتر اول میں پہلے دس سال ادا کرچکی تھیں مگر بعد میں شامل نہ ہوسکی تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں ڈالا کہ اپنے انیس سال پورے کرنے ضروری ہیں۔ کیونکہ مالی قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کا موجب ہے اور اس اقدام سے نام انیس سالہ فہرست میں بھی آجاتا ہے۔ پس آپ نے انیس سال پورے کرنے کے علاوہ سال ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ کا بھی بجمشت ہی داخل کردیا ہے جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

وہ احباب جو دس سال ادا کرکے پھر شامل نہ ہوسکے وہ اب اگر سال ۱۱ تا ۱۹ ادا کریں۔ اور اس کے بعد بھی شامل تو ان کے لئے یہ موقع ہے۔ اس وقت کو غنیمت جانیں۔ یاد رہے کہ صدیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مالی جہاد کا موقعہ دیا ہے۔ پھر خدا جانے کب یہ وقت آوے۔

منشی محمد ابراہیم صاحب ڈار معہ اہلیہ گجرات ۱۰/۶
محترمہ ہاجرہ بی بی اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم کھاریاں ۲۵/۱
منشی حاجی محمد صاحب پٹواری پنشنر ڈنگہ ۶/-
سید عبد الغنی صاحب گھیٹر ۲۱/۱۲
سیدہ شاہ بیگم صاحبہ ۱۲/۱۲
خدیجہ بیگم صاحبہ ۷/۹
میاں فتح عالم صاحب دھارو وال ۴۶/۸
میاں نور الدین صاحب ولد ابراہیم صاحب ۷/۸
مولوی احمد دین صاحب جسو کے سدو کے ۵/-
محترمہ رسول بی بی بنت محمد حسین صاحب ۲۷/-

ضلع جہلم

۱۴۶

سردار بشیر احمد صاحب S.D.O جہلم خود ۲۱۶/۴
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵۴/۴
از والد صاحب مرحوم " " ۲۱/۱۲
والدہ صاحبہ مرحومہ " " ۱۲/۱۲
شاہزادہ محمد عثمان صاحب سکرٹری تحریک جدید " ۱۲/-
بیگم حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھی گل محمد صاحب ۶/-
ملک محمد الدین صاحب پنشنر محمود آباد ۳۵/-
ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی ۱۲۵/-
راجہ غلام محمد صاحب ملوٹ ۱۸/-

راولپنڈی شہر

کیپٹن پیر ضیاء الدین صاحب چک لالہ ۱۲۶/-
محترمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ " " ۴۰/-
بابو اللہ بخش صاحب پنشنر ۱۰۵/-
مستری فضل کریم صاحب ایم۔ ای۔ ایس معہ اہلیہ ۳۸/-

ضلع کیمبل پور

ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب دارالفضل میڈیکل ہال امیر جماعت ۱۵۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/۸
مرزا عبدالکریم صاحب والد صاحب ۲۱/-
حوالدار کلرک صلاح الدین صاحب ۶۷/-
ملک حیات بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت محمودہ ۵۲/-

حقیقی ایمان کی تعریف

"اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنا مشکل نہیں۔ ایمان لانا مشکل ہے جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔"

اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:-

"اگر تم نمازوں کے پابند ہو۔ اگر تم روزے رکھنے سے جی نہیں چراتے۔ اگر تم ایک دوسرے کا مال نہیں کھاتے اگر تم اپنے کاموں میں سست اور غافل نہیں۔ اگر دین کے لئے قربانی کرنے کی روح تم میں پائی جاتی ہے۔ اگر قربانی کے مواقع پر تم بھاگنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان قربان کرنے کی تڑپ تمہارے اندر ہر وقت پائی جاتی ہے۔ اگر صداقت اور راستبازی کی عادت تمہارے اندر پائی جاتی ہے۔ اگر تم میں یہ وصف پایا جاتا ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ خواہ تمہارے باپ کو نقصان پہنچے۔ تمہارے بیٹے کو تکلیف پہنچے۔ اگر سچ بولنے کی وجہ سے تمہارا بیٹا پھانسی چڑھ جاتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ میں سچ ہی بولوں گا۔ اگر میرا باپ یا میرا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے تو بے شک چڑھ جائے۔ اگر تم میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ تم سمجھتے ہو۔ دین کے مقابلہ میں کسی چیز سے محبت نہیں کرسکتا۔ تب بے شک کہا جاسکتا ہے کہ تمہارے اندر وہ چیز پائی جاتی ہے جس کا نام ایمان ہے۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔"

اگر یہ ایمان ہم سب میں پیدا ہو جائے۔ تو مالی قربانی کا سوال آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص ایک دوسرے سے پہلے آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے اپنے امام کے حضور اپنی شاندار قربانی پیش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ التجاء ہے۔ کہ وہ ہم سب میں وہ ایمان و اخلاص پیدا کردے جو اُس کی رضاء کا موجب ہے۔ اور جس ایمان کو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

آمین یارب العالمین۔ والسلام

(وکیل المال تحریک جدید)

ضلع مظفر گڑھ

استانی زینب بی بی صاحبہ گورنمنٹ گرل سکول مظفر گڑھ ۵۴/-
ماسٹر امیر عالم صاحب لیہ ۲۵/-
اہلیہ بردہ سردار کوڑے خاں صاحب بہادر گڑھ ۷/-

صوبہ سرحد

جمعدار نعمت اللہ خاں صاحب مان سہرہ ۳۰/-
چوہدری غلام حسین صاحب حویلیاں ۱۳۵/-
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب پشاور ۱۲۵/-
مرزا برکت علی صاحب پنشنر " ۵۵/۸
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۳۰/۱۲
والدین مرحوم " " " ۱۰/-
از شیخ قطب الدین صاحب مرحوم " ۵/-
سومبر خاں صاحب ٹوپی ۵/۸

ان کے بیٹے نے ادا کئے۔

مستری دوست محمد صاحب بتوں ۸/۴۴
غلام سرور صاحب زمیندار درانی سورنگی -/۲۵۰
بابو اعراف اللہ صاحب دھوبیاں ۱۱/۸

ضلع منٹگمری

شیخ محمد یعقوب صاحب اوکاڑہ ۵/۸
ماسٹر عبدالکریم صاحب مع اہلیہ صاحبہ منٹگمری -/۱۵
رشیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر فتح محمد صاحب چک ۹۶ -/۲۹
سید حبیب الرحمن صاحب ہیڈ سلیمانکی -/۱۴
شیخ محمد صاحب شیر گڑھ ۱۳/۱۲
ملک عبدالعزیز صاحب کنسٹیبل چک ۲۲۵ ۵/۶
میاں سراج الحق صاحب میرک -/۳۳
آپ نے اپنے اہل و عیال کی طرف سے -/۴۷ کا وعدہ کیا تھا۔ وہ بھی ادا کر دیا۔ باوجودیکہ آپ ایک نہایت غریب زمیندار ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کا جذبہ بہت بالا رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر خدمت دین کرتے ہیں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

ضلع ملتان و بہاولپور

چوہدری محمد علی صاحب الزامی چک ۱۳۵ -/۲۷
" اللہ دتا صاحب بوہڑ گنج والا -/۱۴
" غلام رسول صاحب چک ۱۳۲ -/۵۰
محترمہ ہاجرہ صاحبہ " -/۱۴
چوہدری محمد عبداللہ صاحب " -/۵۰
بابو محمد بشیر صاحب ... مرحوم اہلیہ صاحبہ ... -/۲۴

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی قادیان ۶/۱۳
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۶/۲
مہتہ عبدالسلام صاحب ابن " ۶/۱/۹
" عبدالقادر صاحب " ۲۸/۵/۹
اہلیہ صاحبہ ۸/۵/۹
" عبدالرزاق صاحب " ۶/۱/۹
اہلیہ صاحبہ ۶/۱/۹
محترمہ آصفہ خانم صاحبہ " ۶/۵/۹
برکات احمد صاحب " ۸/۷/۹
مہتہ عبدالخالق صاحب " ۶/۰/۹
اہلیہ صاحبہ " ۶/۰/۹
" عبدالمالک صاحب " ۶/۱/۹
محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ احسان الٰہی صاحب ۱۳ لارنس روڈ ۳۱/۲
کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب رام سوامی -/۱۳۰
محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم -/۶

قریشی عبدالرحمن صاحب بنگلہ ۳۲ سکھر -/۳۰
بابا نبی بخش صاحب " -/۱۴
چوہدری فضل احمد صاحب محمد آباد -/۴۸
مرزا محمد یعقوب صاحب احمد آباد -/۲۷
صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ چک ۳۴ الف ۶۱/۱۲
نوربی بی والدہ صاحبہ " ۱۰/۲
رمضان بی بی اہلیہ صاحبہ " ۲۰/۱۰
ڈاکٹر حاجی خاں صاحب یوسف زئی ٹھیلو -/۲۰۰
چوہدری محمد علی صاحب باندھی -/۳۶۵
میاں عبدالغنی صاحب ماسٹر ٹیلر سانگھڑ -/۱۹

کوئٹہ

خواجہ عبدالقیوم صاحب کوئٹہ ۷/۸
محترمہ اہلیہ صاحبہ " -/۳۰
ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب قندھاری بازار -/۱۳۰
محترم محمد یوسف احمد صاحب نمبر ۲۲۶۷۰ پی۔ کے۔ او۔ سی -/۱۴
مرزا محمد الیاس عیسیٰ صاحب مشن -/۴۰
ڈاکٹر سراج الدین صاحب پنشنر وارث سندھ مشن -/۲۰
ڈاکٹر عبدالحمید خاں صاحب پنشنر قلات -/۱۰۰
شیخ عبدالاحد صاحب -/۳۴

کیا ۳۱ جنوری کے بعد بھی وعدہ ہو سکتا ہے؟

مغربی پاکستان کے لئے تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری گذر چکی ہے۔ اور آپ نے وعدہ نہیں کیا تو آپ مایوس نہ ہوں۔ بلکہ اب بھی وعدہ کر کے ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اب اُن کے وعدے لئے جائیں گے۔ جن کو تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ یا وہ کسی سفر پر رہے۔ یا بوجہ بیماری کے موقعہ نہیں ملا۔ اور نہ ہی کسی کارکن نے گھر پر پہنچکر وعدہ کا یاد دلایا۔ یا وہ جو نئے احمدی ہوں۔ اور ان کو بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے اس کی حقیقت واضح کر دی جائے تو وہ بھی اس جہاد کبیر میں کود پڑیں گے۔ اس لئے کہ

"خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ اُن کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

"پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دوست اب بھی وعدے کر سکتے ہیں۔ والسلام

(وکیل المال تحریک جدید)

تحریک جدید کے ایک مجاہد لکھتے ہیں۔ میں نے ۲۷۳ روپیہ دینا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ شروع مارچ میں پورا کر دوں گا۔ چنانچہ میں دو قسطیں دے چکا ہوں۔

اسی طرح جو احباب یکمشت نہ دے سکتے ہوں وہ قسط وار دے لیں یعنی ایک قسط اس ماہ میں دیں اور دوسری ماہ مارچ میں۔

جماعتوں کے امراء اور سکرٹری تحریک جدید کوشش کریں کہ اُن کے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔ تا ان کے نام بھی حضور میں دعا کے لئے پیش ہو سکیں۔ والسلام (وکیل المال)

سیکرٹری تحریک جدید کا انتخاب

تمام جماعتوں کے امراء یا صدر صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر انکی جماعت میں سکرٹری تحریک جدید مقرر نہیں ہے۔ تو اسکا انتخاب ہونا ضروری ہے اور اس کام کی اہمیت کے پیش نظر ایسا سکرٹری تحریک ہونا چاہیئے جو مخلص ہو محنتی ہو اور ذمہ داری کا احساس رکھتا ہو۔ کیونکہ بغیر اس کے کام صحیح طور پر سرانجام نہیں پا سکتا۔ اصل میں سکرٹری تحریک تو امراء یا صدر صاحبان کی طرف سے تحریک جدید کا ایک نمائندہ ہے۔ جو تحریک جدید کے کاروبار کو صحیح طور پر وقت پر سرانجام دے۔ کام وقت پر کرنے سے ہی ہو سکتا ہے جس کام کا وقت گذار دیا جائے۔ وہ پھر صحیح طور پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ آج کا کام کل پر چھوڑنے سے طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے اور انسان گھبرا کر وہ کام چھوڑ دیتا ہے۔ پس ہر جماعت کا امیر یا صدر اپنی جماعت میں سکرٹری تحریک جدید کا انتخاب کر کے "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے اسکی منظوری حاصل کریں۔ تا یہ دفتر اپنے کاغذات میں اس کا پتہ نوٹ کرے اور ان سے بھی ضرورت ...

[illegible]

چوہدری بشیر محمد صاحب چک ۱۶۰/۷-R ۸/۲
" علی شیر صاحب ۱۸۸ نہر الہ داد -/۷۰

کراچی

چوہدری عبدالمجید صاحب سارٹن روڈ -/۴۷
شیخ ضیاء الحق صاحب جیکب لائینز -/۴۵
قریشی رشید احمد صاحب -/۸۶
چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت حلقہ شرقی -/۱۳۵۰
" محمد علی صاحب -/۳۲۱
" محمد عبداللہ صاحب باجوہ -/۲۰
حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب لارنس روڈ -/۱۰۵
سیٹھ ہاشم اسمٰعیل صاحب ابن -/۱۲۰
رفیع الزمان خان صاحب حلقہ سعید منزل -/۵۶
قاضی حبیب الدین احمد صاحب -/۱۲۵
مکرم غلام احمد صاحب مع اہل و عیال -/۸۵
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب مع والدین مرحوم سولجر بازار -/۲۴۰

محترمہ والدہ صاحبہ از حکیم شیر محمد صاحب مرحوم ہوجن -/۶
" " چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم -/۶

صوبہ سندھ

ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سول سرجن دادو -/۴۰۰
مولوی عبدالحق صاحب نور پریذیڈنٹ کرونڈی ۶۱/۸
اہلیہ صاحبہ " ۱۶/۸
مولوی عبدالستار صاحب " ۷/۱۱
مرزا صالح علی صاحب کوٹ عبداللہ -/۳۰۰
از والدہ صاحبہ مرحومہ " -/۴۵
" والد صاحب مرحوم " -/۱۱۰
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ " -/۹۵
ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب پنشنر میرپور خاص -/۱۹
اہلیہ صاحبہ " ۶/۸
والدین مرحوم " -/۱۳
محترمہ زبیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی -/۳۵

کوئی رغبت نہیں۔ یہاں جو بھی عالم ہوتا ہے۔ اس کی قلم کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اور پھر اگر کوئی کتاب لکھتا ہے۔ تو ساتھ ہی مجھے درخواست پہنچ جاتی ہے۔ کہ حضور جماعت کے پاس میری سفارش کریں۔ کہ وہ میری یہ کتاب خرید لے۔ لیکن انگلستان اور امریکہ میں یہ رواج نہیں۔ وہاں لوگ کتابیں لکھتے ہیں۔ اور کسی مطبع یا فرم کو دے دیتے ہیں۔ کہ تم اسے شائع کردو۔ نفع اور نقصان تمہارا۔ تم اسے بیچو۔ مجھے یہی فائدہ کافی ہے۔ کہ دنیا تک میرا علم پہنچ جائے گا۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے۔ تمہیں بھی چاہیئے تھا۔ کہ کتابیں تصنیف کرتے۔ اور کسی ادارہ کو دے دیتے۔ کہ وہ انہیں شائع کردے۔ اور سمجھتے۔ کہ میرے لئے یہی معاوضہ کافی ہے۔ کہ میں اپنے ملک اور قوم میں

علم کی اشاعت کا موجب

بنا ہوں۔ پس تم ان امور پر غور کرو۔ اور جس نتیجہ تک تم پہنچو۔ اس سے مجھے بھی اطلاع دو۔ آخر اس جماعت نے قیامت تک چلنا ہے۔ اور اگر اسے کام کرنے والے نہ ملے۔ تو یہ قیامت تک چلے گی کیسے؟ ہمارے ہاں تو چاہیئے تھا۔ کہ اگر ایک کارکن ریٹائر ہوتا۔ یا فوت ہوتا۔ تو اس کی جگہ بیس بیس کام کرنے والے مل جاتے۔ اور اسی طرح کام جاری رہتا۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ ایک ناظر مرتا ہے۔ تو دو دو نسل تک اس کا قائم مقام نظر نہیں آتا۔ آخر تم سوچو کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ وہ کونسا گناہ ہے۔ جو ہم نے کیا ہے۔ اور عیسائیوں نے نہیں کیا۔ وہ کونسی کوتاہی ہے۔ جو ہم سے سرزد ہوئی ہے۔ لیکن عیسائیوں سے وہ سرزد نہیں ہوئی۔ ان کے ہاں جب کوئی کارکن ریٹائر ہوتا ہے۔ یا مرتا ہے۔ تو

قوم کے بیسیوں نوجوان

اس کی جگہ لینے کے لئے آجاتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت میں ایسا نہیں۔ یہاں بیسیوں سال تک قائم مقام نہیں ملتا۔ مثلاً انگلستان میں چار سو سال سے فوج کے بڑے بڑے عہدوں پر نواب مقرر ہوتے ہیں۔ جن کی تنخواہوں سے زیادہ ان کی پرائیویٹ آمدنیں ہوتی ہیں۔ اور ان سے وہ اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ایسے امیر لوگ ہیں۔ جو اپنی اولاد کو قومی خدمت میں لگا سکتے ہیں۔ اور پھر ان کے اخراجات بھی مہیا کرسکتے ہیں۔ لیکن یہاں امراء کو وقف کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی غریب خاندان میں سے زندگی وقف کرکے آجاتا ہے۔ تو امراء اس کی عزت نہیں کرتے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ تو قابل فخر بات تھی۔ کہ جب کوئی کام کرنے والا موجود نہ تھا۔ تو یہ لوگ آگے آ گئے۔ اور انہوں نے دین کا کام سنبھال لیا۔ پس میں

نوجوانوں سے کہتا ہوں

کہ وہ ان باتوں پر غور کریں۔ اور نہ صرف اپنی اصلاح کریں۔ بلکہ اپنے دوستوں کی بھی اصلاح کریں۔ یورپ میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ نوجوان کسی ایک خیال کو لے لیتے ہیں۔ اور پھر اس کی تحریک دوسرے نوجوانوں میں کرکے ایک سوسائٹی بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی ہونا چاہیئے۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سپرد تو اور بھی کئی اہم کام ہیں۔ یہ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم غور کرو۔ اور سوچو۔ اور اس کے بعد کسی ایک خیال کو لے کر اپنی سوسائٹی بنا لو۔ اور اس خیال کو دوسرے نوجوانوں میں رائج کرنے کی کوشش کرو۔ اور انہیں بتاؤ۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم جماعت کے کاموں کو رکنے نہ دو۔ بلکہ انہیں پوری طرح جاری رکھنے کی کوشش کرو۔ یہ کہنا کہ یہاں تنخواہ کم ملتی ہے۔ درست امر نہیں۔ یورپ میں گورنمنٹ کی تنخواہوں اور پرائیویٹ فرموں کی تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ لیکن پھر بھی حکومت کو کام کرنے والے آدمی ملتے رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو کھانا نہایت سادہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں شراب کے ہی ایک گلاس پر اتنا خرچ آجاتا ہے۔ کہ ہم اسی خرچ میں ہفتوں گذارہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں لوگ قومی کاموں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ پس تم

ان باتوں پر غور کرو

اور پھر مجھے بتاؤ۔ کہ تم نے غور کرنے کے بعد کونسی صورت نکالی ہے۔ کہ جس کے ذریعہ جماعت میں قومی خدمت کا جذبہ قیامت تک قائم رہے۔ اسی طرح جامعۃ المبشرین کے وہ طلباء جو آئندہ شاہد بننے والے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ دوسرے کالجوں کے طلباء سے بھی دوستی پیدا کریں۔ تاکہ ان کے خیالات میں تنوع پیدا ہو۔ کیمبرج۔ آکسفورڈ اور قرطبہ کے کالجوں کو پادریوں اور مولویوں نے ہی شروع کیا تھا۔ اور وہی ابتداء میں پڑھایا کرتے تھے۔ لیکن اب ہمارے علماء یونیورسٹیاں اور کالج بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اب وہ لوگ کالج بنا رہے ہیں۔ جن کا صرف تنظیم سے تعلق ہے۔ علم سے تعلق نہیں۔ اگر علماء اپنے فرائض کی طرف توجہ کرتے۔ تو یہ ان کا کام تھا۔ کہ کالج بناتے اور لوگوں میں تحریک کرکے ان میں جوش پیدا کرتے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ جو میں اس وقت کہہ رہا ہوں۔ مسلمانوں میں ایسے علماء گزرے ہیں۔ جنہوں نے باقاعدہ کالج چلائے اور قوم میں ایسے نوجوان تیار کئے۔ جنہوں نے بعد میں اسلام کی بڑی خدمت کی۔ ایران کے ایک عالم نے اپنے شاگردوں میں سے ۶۰۰ مبلغ ہندوستان میں تبلیغ کے لئے بھجوائے تھے۔ پھر خواجہ معین الدین صاحب چشتی نے سینکڑوں آدمی تبلیغ اسلام کے لئے تیار کئے۔ جنہوں نے ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کی۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ تم میں یہ روح نہیں پائی جاتی۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ تم اس روح کو دائمی طور پر قائم رکھنے کے لئے ایسے شاگرد پیدا نہیں کرتے۔ جو دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں۔ حالانکہ تمہارا بھی فرض تھا۔ کہ تم ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ایسے شاگرد تیار کرتے۔ جو اسلام کا جھنڈا اکنافِ عالم میں بلند کرتے۔ اور اشاعتِ علوم کا فریضہ بجا لاتے۔

یاد رکھو جماعت میں

علوم کو جاری رکھنا

اور علمی کتب کی تصنیف کا سلسلہ جاری رکھنا تمہارا فرض ہے۔ میں نے یہاں اشاعت کتب کے لئے دو کمپنیاں بنائی تھیں۔ مگر وہ کام کو پوری طرح ادا نہیں کر رہیں۔ ایک دو کتابیں شائع کرنے کے بعد سو جاتی ہیں۔ جو کتابیں اس وقت تک لکھی جا چکی ہیں۔ وہ بھی ابھی تک شائع نہیں ہوسکیں۔ یورپ والے دو سو سال کی پرانی کتاب بھی شائع کردیتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ اسے کوئی خریدتا ہے یا نہیں۔ ان کا صرف یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ وہ کتاب دنیا میں موجود رہے۔ لیکن ہمارے ہاں رواج ہے۔ کہ جو کام بھی کوئی شخص کرے گا تجارتی نقطہ نگاہ سے کرے گا۔ مثلاً اگر اس کے سپرد دین کی کوئی خدمت کی جائیگی۔ تو وہ فوراً کہے گا۔ اس کے بدلہ میں مجھے کیا ملے گا۔ اگر وہ کوئی کتاب لکھے گا۔ تو پہلے یہ سوچے گا۔ کہ اس سے مجھے کتنا نفع ملے گا۔ لطیفہ مشہور ہے۔ کہ کوئی سرد ملک کا آدمی تیز دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس کے پاس سے کوئی شخص گذرا۔ اس نے اسے دھوپ میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا میاں اتنی تیز دھوپ میں کیوں بیٹھے ہو۔ پاس ہی سایہ ہے۔ یہاں آکر بیٹھ جاؤ۔ اس نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے۔ اور کہا۔ اگر میں سایہ میں بیٹھ جاؤں تو تم مجھے کیا دوگے۔ یہی حالت ہمارے لوگوں کی ہے۔ کہ وہ جو کام بھی کریں گے۔ کسی دنیوی فائدہ کے پیش نظر کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ آپ ہمیں دیں گے کیا۔ حالانکہ ان کی کسی خدمت کے نتیجہ میں یا کسی کتاب کی تصنیف کے نتیجہ میں جو فائدہ قوم کو پہنچے گا۔ وہ کوئی کم فائدہ نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی قوم کے بعض افراد کو پڑھاتا ہے۔ اور انہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اس کی کوشش کے نتیجہ میں قوم میں تعلیم کی اشاعت ہوتی ہے۔ تو اس سے زیادہ تنخواہ اور کیا ہوگی۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ جماعت میں اشاعت علوم کی دور کو قائم رکھیں۔ اور سوچیں۔ کہ ہماری کمزوری کے دور کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ اور

ایسی سکیمیں تیار کریں

جن پر عمل پیرا ہو کر جماعت کے کاموں کو ترقی دی جاسکتی ہو۔ کل کو وہ بھی بڑے بننے والے ہیں۔ اگر آج ان کا استاد پچاس سال کا ہے۔ اور وہ تیس سال کے نوجوان ہیں۔ تو بیس سال گزرنے کے بعد وہ بھی پچاس سال کے ہو جائیں گے۔ اور ان کے کندھوں پر جماعت کا بوجھ آپڑے گا۔ اگر آج سے انہوں نے اس کام کے لئے تیاری شروع نہ کی۔ تو پچاس سال کی عمر میں ان کے دل بھی ویسے ہی کڑھیں گے۔ جیسے اب میرا دل کڑھ رہا ہے۔ پھر اس کام کے لئے دنیوی تدابیر اور دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اس کی طرف بھی تمہیں توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا کہ "اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں۔ تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کرسکتا ہوں۔" (تذکرہ صفحہ ۵۱۱) مگر یہ مدد دعاؤں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اگر

تم بھی دعائیں کرو

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب یا الہام کے ذریعہ تمہیں اطمینان دلادیا جائے۔ کہ تم کامیاب ہو۔ تو تمہارے دل کتنے خوش ہوں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہام نازل ہوا ہوگا۔ کہ

"اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں۔ تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کرسکتا ہوں۔"

تو آپ کا دل کتنا مضبوط ہوا ہوگا۔ اور آپ کس طرح

ہر قسم کی مشکلات کے باوجود

دنیا کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے ہوں گے۔ پس تم بھی دعائیں کرو۔ اور اپنے طور پر کوششیں جاری رکھو۔ اور مجھ سے بھی اپنی کوششوں کا ذکر کرتے رہو۔ اور مجھے بتاتے رہو۔ کہ تم نے میری اس نصیحت سے کیا فائدہ اٹھایا۔ پس میں نے ایک دفعہ تعلیم الاسلام کالج میں تقریر کی۔ اور

نوجوانوں کو تحریک کی

کہ انہیں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرنی چاہئیں۔ اور پروفیسروں کو بھی توجہ دلائی

کہ وہ اپنے ساتھ ... گے۔ دوسروں کو وقف کی رغبت دلائیں گے ... سال ہو گئے ابھی تک کالج کے کسی لڑکے نے اپنی زندگی وقف نہیں کی۔ اسی طرح چار پانچ سال ہوئے۔ میں نے کالج کے ایک پروفیسر کو اس کام پر مقرر کیا لیکن اس نے بھی کوئی رپورٹ نہ دی۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اگر اس طرح کام کیا جائے تو جماعت کی آئندہ ترقی کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔ اگر جماعت نے قیامت تک چلنا ہے تو ہمیں بہرحال اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کے لئے تیار کرنا ہوگا جو ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر دے گا۔ اگر تم اس کام کو سرانجام نہ دو گے تو خدا تعالیٰ کسی اور ملک کے افراد کو اس کام کے لئے کھڑا کر دے گا۔ لیکن اگر بیرونی ممالک کے افراد نے یہ کام سرانجام دیا تو اس سے مجھے اتنی خوشی نہیں ہو سکتی جتنی تمہاری وجہ سے خوشی ہو سکتی ہے۔ تم میرے حقیقی بیٹے تو نہیں ہو لیکن اس قرب کی وجہ سے جو مجھے تم سے ہے تم مجھے دوسروں سے زیادہ عزیز ہو۔ اگر بیرونی ممالک کے نوجوان آگے آ گئے تو یہ ان کے لئے اور ان کے والدین کے لئے بڑی

خوشی اور برکت کا موجب

ہوگا۔ لیکن تم اس سے محروم رہ جاؤ گے۔ پس تم ان امور پر غور کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے اس بارہ میں غور کر کے کیا حل تلاش کیا ہے۔ کیا تم نے اپنی اصلاح کر لی ہے کیا تم نے اپنے اندر دعاؤں کی عادت پیدا کر لی ہے۔ کیا تم میں اور دوسرے نوجوانوں میں نماز کی پابندی اور دین کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گئی ہے کیا تمہیں احساس ... کی تحریک ہو گئی ہے کہ تم مختلف مسائل کے متعلق علمی کتابیں تصنیف کرو۔ ہمیں یہ امر محسوس ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ضروری باتیں مسلمانوں کی تصنیف کردہ کتابوں میں نہیں ملتیں۔ لیکن عیسائی مصنفین کی کتب میں ان کا ذکر مل جاتا ہے۔ تفسیر لکھتے ہوئے میں نے بعض باتوں کی تحقیق کی تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کا ذکر ہماری تفسیروں میں نہیں۔ لیکن عیسائیوں نے ان کا ذکر کیا ہوا ہے گویا اسلام کے تباہ کرنے والے لوگوں نے تو ہماری کتابیں پڑھیں لیکن خود مسلمانوں نے ان کا مطالعہ نہیں کیا۔ پس تم

علوم کی طرف توجہ کرو

اور دنیا کے سامنے نئی چیزیں پیش کرو اور یاد رکھو کہ زمانہ کی نئی رَو اور نئی ضرورتوں کے ساتھ تعلق رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ آپ نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ لیکن آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جس قدر انکشافات فرمائے ہیں وہ دنیا کی نئی رَو اور ضرورت کے مطابق ہیں۔ پس تم بھی

زمانہ کی رَو اور ضرورتوں کو ملحوظ رکھو

اور یورپین مصنفین کی کتب کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ ان کے دماغ کس طرف جا رہے ہیں۔ اگر تم نے اس طرح کام کرنا شروع کر دیا تو تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ تمہارے کاموں میں کس طرح برکت ڈالتا ہے اور سلسلہ کا کام کس طرح چلتا ہے لیکن یاد رکھو تمہاری کتابیں حقیقی طور پر اسی وقت مفید کہلائیں گی جب خود عیسائی مصنفین یہ تسلیم کریں کہ ہمیں اب جو مشکلات پیش آ رہی ہیں ان کا حل ہمیں انہی کتابوں سے ملا ہے

۳۱ جنوری تک کی فہرست اخبار الفضل میں شائع کر دی جائیگی

تحریک جدید کے سابقون الاولون اور دوسرے مجاہدوں کو خوب معلوم ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ ابتدائی سال میں ادا کر لینا ہی زیادہ ثواب اور زیادہ اجر کا موجب ہے اور احباب کرام اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ جلد تر ادا کر لیں۔ چنانچہ جن احباب نے ۳۱ جنوری ۵۸ء تک اپنے وعدہ کے ساتھ ہی یا اس تاریخ تک وعدہ سو فیصدی پورا کر لیا تھا ان کے نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے گئے تھے اور اب عنقریب یہ فہرست اخبار میں بھی شائع کر دی جائے گی۔ جو احباب ادا نہیں کر سکے ان کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ یکمشت قسط وار سو فیصدی ادا کریں تا ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے سابقون الاولون کا ثواب ملے اور سلسلہ کو بھی زیادہ فائدہ پہنچے۔

۳۱ مارچ تک ادا کرنے اور سابقون الاولون میں شامل ہونیکا ارشاد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"چاہیئے کہ جو دوست سابقون الاولون میں آنا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ ادا کر دیں"

پس آپ نہ صرف اپنا وعدہ ہی ادا کریں۔ بلکہ دوسرے احباب کو بھی تحریک کریں کہ وہ بھی آپ کی طرح ۳۱ مارچ ادا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

فریضہ زکوٰۃ اور احمدی مستورات

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

زکوٰۃ کی فرضیت اور اہمیت کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں مضمون شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن اس نوٹ کے ذریعہ میں خاص طور پر احمدی مستورات کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قومی اور ملی کاموں میں احمدی خواتین کبھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ اور ہماری مستورات دین کے لئے قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کرتی رہتی ہیں جس کی مثل اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی۔ تاہم مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات تساہل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری اور مناسب خیال کیا گیا ہے کہ مستورات کو خاص طور پر مخاطب کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق مستورات کو ضرور توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہوں گی۔

زکوٰۃ سب مسلمانوں پر فرض قرار دی گئی ہے۔ خواہ عورتیں ہوں یا مرد اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے اور نہ مستورات جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث میں سخت تہدید آئی ہے چنانچہ ترمذی میں مذکور ہے۔

"عن زینب امرأۃ عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر جہنم یوم القیامۃ"

ترجمہ:۔ عبداللہ کی بیوی زینب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔ خواہ زیوروں سے ہی ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری ہی اکثریت ہوگی۔

ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے۔ "عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال لہا اتؤدین زکوٰۃ ہذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامۃ سوارین من نار فالقتہما وقالت ہی للہ ولرسولہ" (ابوداؤد باب الکنز ما ہو)

یعنی عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی جس کے ہاتھوں میں سونے کے دو بڑے کڑے تھے۔ تو حضورؐ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ اس پر اس نے زکوٰۃ ادا کر دی۔

اب یہ سوال ہے کہ زکوٰۃ کس قسم کے زیورات پر واجب ہوتی ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے متعلق جماعت احمدیہ کے علماء کا یہ خیال ہے کہ:۔ "عورت کے زیور کی اکثر فقہاء نے تین قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک وہ زیور جو عموماً اس کے ذاتی استعمال میں آتا ہے اور وہ اسے کبھی کبھی غریب عورتوں کو بھی استعمال کے لئے دے دیتی ہے۔ اس زیور پر اکثر فقہاء کے نزدیک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کے وہ زیور ہیں جو عورت کے ذاتی استعمال میں تو آتے ہیں مگر وہ اسے غریب عورتوں کو استعمال کے لئے نہیں دیتیں اس زیور پر بھی اکثر فقہاء کے نزدیک زکوٰۃ واجب نہیں۔ تیسرے وہ زیور ہے جو کوئی عورت پہننے کے لئے نہیں بناتی بلکہ اسے اس لئے بناتی ہے کہ اس طرح اس کا روپیہ محفوظ رہے گا اور ضرورت کے وقت اس کے کام آئے گا۔ اس آخری صورت میں سب کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے"۔

(تشریح الزکوٰۃ صفحہ ۲۶-۲۵)

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واضح فتویٰ ذیل میں درج ہے:۔

"جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جائے اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس امر پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں"۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵)

اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زیورات پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب وہ مالک نصاب کے پاس ایک سال رہے ہوں۔ چاندی کا نصاب ۵۲ تولہ ۶ ماشہ اور سونے کا نصاب ۷ تولہ ۶ ماشہ ہے اور ہر دو میں زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔

یہ مسائل بیان کرنے کے بعد میں مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مستورات کو ان مسائل سے آگاہ کریں۔ اور جن پر زکوٰۃ واجب ہو ان کو تحریک کریں کہ وہ اپنے ذمہ واجب رقوم مرکز سلسلہ ربوہ میں بہت جلد بھجوا دیں تاکہ یہ رقوم امام وقت کی ہدایات کے ماتحت مستحقین (م)

میں تقسیم کی جا سکیں۔

مستورات زیورات میں ثواب میں شریک ہو سکتی ہیں۔ اوّل اس طرح کہ اگر ان کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اسے ادا کر دیں۔ بصورت دیگر دوسری صاحب نصاب بہنوں کو اس کی تحریک کریں دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے ان عزیزوں کو جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تحریک کریں کہ وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت "خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا (توبہ ع) اپنے اموال کو پاکیزہ بنانے اور بڑھانے کی خاطر زکوٰۃ کی وہ رقوم جو ان پر واجب ہوتی ہیں ادا کرتے رہیں

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کر کے اس کی رضا کو حاصل کریں اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہم سے جو توقعات رکھتے ہیں ان کو پورا کر سکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

ناظر بیت المال ربوہ

وصیّت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وصیت کی تحریک فرماتے ہوئے خطبہ جمعہ ۲۷-۱-۵۶ میں فرماتے ہیں کہ

"وصیّت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیّت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ وصیّت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے گا"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"بزم حسن بیان" لاہور کے عہدیدار

بزم حسن بیان لاہور کا پندرہ روزہ اجلاس ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو فضل عمر لائبریری کا جودھامل بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر بزم مکرم اختر صاحب گوبندپوری نے مندرجہ ذیل عہدیداران کے ناموں کا اعلان کیا

(۱) صدر ۔ اختر صاحب گوبندپوری ۔
(۲) نائب صدر ۔ خالد ہدایت صاحب ۔
(۳) جنرل سیکرٹری ۔ چوہدری سلطان مل صاحب ۔
(۴) سیکرٹری ۔ عبدالرزاق صاحب ۔
(۵) خزانچی ۔ عبدالرحمٰن صاحب راحت

جنرل سیکرٹری بزم حسن بیان لاہور

موجودہ پتوں سے اطلاع دیں

ایسے احباب جو ایسی جگہوں پر قیام رکھتے ہوں جہاں کوئی جماعت قائم نہیں اور وہ کسی قریب کی جماعت میں شامل بھی نہیں ہیں اور اس وقت تک نظارت ہذا کے ساتھ ان کی خط و کتابت بھی نہیں۔ مہربانی کر کے فی الفور اپنے موجودہ پتوں سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جماعت کے دوسرے دوست جن کو ایسے اکیلے افراد کا ذاتی طور پر علم ہو وہ بھی ان کے پتوں سے مطلع فرمائیں

ناظر بیت المال ربوہ

گمشدہ اٹیچی کیس

جلسہ سالانہ کے موقع پر جامعۃ المبشرین میں جماعت راولپنڈی کے کمرہ سے ۲۸ دسمبر کو میرا اٹیچی کیس گم ہو گیا تھا۔ جس میں گرم پتلون۔ سویٹر۔ تین قمیص۔ تین شلواریں۔ تین بنیانیں تولیہ اور برش وغیرہ تھے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو براہ کرم ذیل کے پتے پر اطلاع دیں یا مکرم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کو پہنچا دیں۔ جزاھم اللہ ۔

خواجہ عبدالکریم خالد
معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز ہارڈنگ روڈ راولپنڈی

درخواست دعا خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے تمام احباب کرام خدمت میں درخواست دعا ہے ۔ لطیف احمد ظفر بھٹی

مشرقی پنجاب کی حد بندی کا مسئلہ مرکز پر چھوڑ دیا گیا

امرتسر ۱۰ فروری۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے صوبوں کی از سر نو حد بندی کا مسئلہ مرکزی حکومت پر چھوڑ دیا ہے اور وہ اس سلسلہ میں اس کے ہر فیصلہ کی پابند ہوگی۔

انہوں نے مزید بتایا کہ صوبوں کی تنظیم نو کا فیصلہ مارچ کے تیسرے ہفتہ تک ہو جائے گا۔ اس کے لئے ایک فارمولا تیار کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے اس فارمولا کی نوعیت بتانے سے انکار کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اس ماہ کے آخر میں جب مہا پنجاب فرنٹ اور اکالی دل مشترکہ جلوس نکالیں گے اس وقت کے لئے تمام حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ولادت

برادرم بشارت احمد صاحب نسیم (امروہوی) کے ہاں مؤرخہ ۳۱ / ۱ / ۵۶ کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کی درازیٔ عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں

راجہ محمد یعقوب ربوہ

صنعت کار اور تاجر عوام کو خوفناک گرانی سے نجات دلائیں

کراچی ۱۰ فروری۔ گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے ایوان ہائے تجارت کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے تاجروں اور صنعت کاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ عامۃ الناس کے مفاد کو ہمیشہ ترجیح دیں اور عوام کے سماجی و اقتصادی تار و پود کو ٹھوس ترقی و خوشحالی سے ہمکنار کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

گورنر جنرل نے ایوان ہائے تجارت کے صدر کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا "درآمدات و برآمدات اور صنعتی پیداوار کے شمار و اعداد خواہ کتنے ہی خوش آہنگ کیوں نہ ہوں ہم انہیں اپنی خوشحالی کا معیار قرار نہیں دے سکتے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان شمار و اعداد سے متعلقہ سرگرمیوں کا عوام کو کہاں تک فائدہ پہنچا ہے"

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا "تجارت" و "صنعت" نے پاکستان کے اقتصادی استحکام کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری حکومت ان کی دیکھ بھال سے کبھی کوتاہی نہیں کرے گی۔

سکہ کی نئی شرح

"گورنر جنرل نے بتایا کہ سکہ کی نئی شرح مقرر ہونے کے بعد ہماری غیر ملکی زر مبادلہ کی آمدنی میں خاصا اضافہ ہوا ہے" آپ نے کہا "اگر ہمارے تاجر نئے موقع سے استفادہ کی کوشش کریں تو تجارت پر عائد شدہ بعض موجودہ پابندیاں داستان پارینہ بن کر رہ جائیں"

گورنر جنرل نے اپنی تقریر کے آخر میں صنعت کاروں اور تاجروں سے اپنی اپیل کا اعادہ کیا اور کہا "اشیاء کی غیر معمولی قیمتوں نے ہمارے ملک کو ایک عرصہ سے بری طرح اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے۔ اور ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ عوام کو اضافہ پذیر قیمتوں کے خوفناک چنگل میں پھنسنے سے بچائیں"

فضل الرحمٰن دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

کراچی ۱۰ فروری۔ دستور ساز اسمبلی کے آزاد رکن اور سابق مرکزی وزیر مسٹر فضل الرحمٰن دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ کے نئے منتخب صدر سردار عبد الرب نشتر نے سابق لیگیوں سے اپیل کی تھی کہ وہ جماعت میں دوبارہ شامل ہو جائیں۔

مسٹر فضل الرحمٰن نے جون ۱۹۵۵ء میں مسلم لیگ سے استعفا دیا تھا۔ امید ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی سے بھی وابستہ ہو جائیں گے۔

چاول کا جہاز چٹاگانگ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۱۰ فروری۔ کراچی سے چاول کا ایک جہاز چٹاگانگ پہنچ چکا ہے اور چار مزید جہاز مشرقی پاکستان کے لئے چاول لے کر روانہ ہو چکے ہیں۔

صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے کل کومیلا میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے سرکاری گوداموں سے دھان اور چاول قلت کے علاقوں کو بھجوانا شروع کر دیا ہے۔ اور انہیں امید ہے کہ غذائی مسئلے کا مستقل حل تلاش کر لیا جائیگا۔

خٹک وزیر مختار بنا دیئے گئے

کراچی ۱۰ فروری۔ افغانستان میں پاکستان کے ناظم الامور مسٹر ایم۔ اے خٹک کو ترقی دیکر اسی ملک میں وزیر مختار بنا دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے بھانجے بشیر احمد صاحب ابن حکیم جان محمد صاحب جسونت بلڈنگ لاہور بعمر ۱۹ سال بقضاء الٰہی مؤرخہ ۳ / ۲ / ۵۶ بروز جمعۃ المبارک میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحوم کے بلندیٔ درجات اور والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

جلال الدین کلرک نظارت امور عامہ ربوہ

ضرورت رشتہ

ایک معزز (جٹ) زمیندار خاندان کے ایک میٹرک پاس برسر روزگار مخلص احمدی نوجوان کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ زمیندار خاندان کے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ جی۔ این معرفت نظارت امور عامہ ربوہ

میرے ایک عزیز دوست عبد الرحمٰن صاحب بھٹی مغلپورہ گنج مالی مشکلات میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات دور فرمائے۔ آمین

لطیف احمد دار الصدر ربوہ